السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب بچوں سے کوئی غلطی یا لغزش ہوجائے' تو بہت والدین انہیں بددعا دینے لگ جاتے ہیں۔ امید ہے کہ اس حوالہ سے آپ ان کی رہنمائی فرمائیں گے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم والدین کو یہ نصیحت کریں گے کہ ان اولاد سے بچپن میں جب کوئی کوتاہی ہوجائے' تو معاف کردیں اور درگزر سے کام لیں اور اگر وہ کوئی ناشائستہ گفتگو کریں یا کسی اور طرح سے تکلیف دیں تو صبر کریں کیونکہ بچے عقل کے کچے ہوتے ہیں' قول وفعل میں ان سے غلطی ہوتی رہتی ہے۔ باپ اگر حلیم ہوگا' بچے کی غلطی کو معاف کردے گا اور اسے نرمی' محبت اور شفقت سے سمجھائے گا' تو بچہ بھی اسے یقیناً قبول کر کے مؤدب بن جائے گا' لیکن عموماً دیکھا یہ گیا ہے کہ بچوں کی غلطی تو چھوٹی ہوتی ہے مگر اس کے مقابلہ میں والدین بڑی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کے لیے موت' بیماری یا آفتوں اور مصیبت کی بددعائیں کرنے لگتے ہیں اور پھر بڑی کثرت کے ساتھ اس طرح کی بددعائیں کرتے ہیں' لیکن جب ان کا غصہ فرو ہوتا ہے تو انہیں افسوس ہوتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس بھی اور وہ اعتراف کرنے لگتے ہیں کہ وہ ہرگز یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کی یہ بددعائیں قبول ہوں' کیونکہ پدری محبت وشفقت کا تقاضہ یہی ہوتا ہے اور انہوں نے جو بددعا دی تھی تو یہ شدت غضب کی وجہ سے تھی' اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَو يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنّاسِ الشَّرَّ استِعجالَهُم بِالخَيرِ لَقُضِىَ إِلَيهِم أَجَلُهُم ... ١١ ... سورة یونس

''اور اگر اللہ لوگوں کی برائی میں جلدی کرتا جس طرح وہ طلب خیر میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی (عمر کی) میعاد پوری ہوچکی تھی۔''

والدین کے لیے واجب ہے کہ وہ صبر وتحمل سے کام لیں اور مار پیٹ کر بچوں کو ادب سکھا لیا کریں' کیونکہ بچہ تادیب وتعلیم کی نسبت مار پیٹ سے زیادہ اثر قبول کرتا ہے۔ جہاں تک بددعاء کا تعلق ہے تو اس سے اسے نہ کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نہ اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے' لہذا جو والد نے کہا ہوگا وہ اس کے ذمہ لکھا جائے گا اور بچے کو اس سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص201

محدث فتویٰ